سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP.10 ایس سی آر

ایم۔آر۔کوڈوا

بنام

ریاست آندھرا پردیش

15/دسمبر 2006

(ایس۔بی۔سنہا اور مارکنڈے کاٹجو،جسٹسز)

ضابطہ فوجداری، 1973:

دفعہ 487 کو دفعہ 482 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے-دو مختلف فوجداری مقدمات میں سزا-ایک ساتھ چلنے کے لیے الگ الگ اور آزادانہ کارروائی میں درخواست-منعقد،دفعہ 487 کو اصل مقدمات میں اور نہ ہی اپیلوں میں،عدالت عظمیٰ کی طرف سے خصوصی اجازت کی درخواست کو خارج کرنے کے بعد عدالت عالیہ کے سامنے علیحدہ درخواست میں، قابل قبول نہیں تھا-دفعہ 482 معاملے میں مناسب حل نہیں تھا-سزا کا تعین-تعزیراتی ضابطہ،1860-دفعہ 120-بی،420،468،471-بدعنوانی کی روک تھام کا قانون، 1947-دفعہ 5(ایل)۔

اپیل کنندہ، جو ایک بینک مینجر ہے، کو بدعنوانی کی روک تھام کے قانون 1947 دفعات 5(1) کے ساتھ پڑھیں آئی پی سی دفعات 120بی/420/467/471 کے تحت دو مجرمانہ مقدمات میں مجرم قرار دیا گیا تھا۔اسے پہلے کیس میں 18 ماہ اور دوسرے کیس میں 2 سال کی قید با مشقت سزا سنائی

گئی۔ دونوں مقدمات میں ان کی اپیلوں کو عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا تھا، اسی طرح عدالت عظمیٰ نے بھی خصوصی اجازت کی درخواستیں مسترد کر دی تھیں۔ اس کے بعد انہوں نے عدالت عالیہ کے سامنے مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کی دفعات تحت ایک درخواست دائر کی جس میں درخواست کی گئی کہ دونوں مقدمات میں ان پر عائد سزاؤں کو بیک وقت چلانے کی ہدایت کی جائے۔ مذکورہ درخواست مسترد ہونے پر ملزم نے موجودہ اپیل دائر کی۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے عدالت۔

فیصلہ: 1.1 فوری معاملے میں، مجموعہ ضابطہ فوجداری 427 کی شق کو نہ تو اصل مقدمات میں اور نہ ہی اپیلوں میں لاگو کیا گیا تھا۔ خصوصی اجازت کے بعد عدالت عالیہ کے سامنے ایک علیحدہ درخواست دائر کی گئی تھی جو مسترد کر دی گئیں۔ اس طرح کی درخواست قابل قبول نہیں تھی۔ عدالت عالیہ اس نوعیت کے معاملے میں اپنے موروثی دائرہ اختیار کا استعمال نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اس نے اپیل میں فیصلے منظور کرتے وقت اس طرح کے دائرہ اختیار کا استعمال نہیں کیا تھا۔ اس لیے ضابطہ اخلاق کی دفعہ 482 اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی مناسب حل نہیں تھا کہ نہ تو ٹرائل جج، اور نہ ہی عدالت عالیہ نے اثباتِ جُرم اور سزا کے فیصلوں کو منظور کرتے ہوئے اشارہ کیا کہ دونوں مقدمات میں اپیل کنندہ کے خلاف منظور کی گئی سزائیں بیک وقت چلیں گی یا دفعہ 427 کو راغب کیا جائے گا۔ اس لیے مذکورہ شق کا اطلاق عدالت عالیہ کی طرف سے علیحدہ اور آزادانہ کارروائی میں نہیں کیا جاسکا۔ (D-F-1146)

محمد اختر حسین عرف ابراہیم احمد بھٹی بنام اسسٹنٹ کلکٹر کسٹمز (روک تھام)، احمد آباد اور دیگر (1988) 4 ایس سی سی 183، حوالہ دیا گیا۔

اماواسی و دیگر بنام انسپکٹر آف پولیس، ویلیان پور اور دیگران اے آئی آر (2000) ایس سی 3544 نے ممتاز کیا۔

2.1۔ سیشن جج نے 1993 کے فوجداری معاملہ نمبر 5 میں فیصلہ اور اثباتِ جُرم سناتے ہوئے اس حقیقت کا نوٹس لیا کہ اپیل کنندہ کو 1992 کے فوجداری معاملہ نمبر 9 میں بھی مجرم قرار دیا گیا تھا۔ تاہم، انہوں نے واضح طور پر رائے دی کہ ملزم کسی ہمدردی کا حقدار نہیں ہے۔(1145-د)

فوجداری اپلیٹ کا دائرہ اختیار فیصلہ: 2006 کی فوجداری اپیل نمبر 1330۔

فوجداری عرضی نمبر 7391 / 2005 میں حیدر آباد میں عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار، آندھرا پردیش کے آخری فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے وی۔ بی۔ جوشی۔

جواب دہندہ کی طرف سے اے شاران، اے ایس جی، امیت پون، پی پنیشورن اور ڈی بھارتی ریڈی۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

جسٹس ایس۔ بی۔ سنہا، اجازت دے دی گئی۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 (مختصر طور پر، 'ضابطہ') کی دفعہ 427 کی دفعات کا اطلاق اس اپیل میں غور کے لیے آتا ہے جو 2005 کی فوجداری عرضی نمبر 3917 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ایک فاضلل واحد جج کے ذریعے منظور کیے گئے 17.10.2005 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتا ہے۔

اپیل کنندہ بینک کا ملازم تھا۔ انہوں نے حیدر آباد کے عابد روڈ پر اس کی برانچ میں سنڈیکیٹ بینک میں مینیجر کے طور پر کام کیا۔ ان کا کام قرضوں کو آگے بڑھانا تھا۔ مبینہ طور پر، ایک معاملے میں اس نے بلیک اینڈ وائٹ ٹیلی ویژن کے لیے ایک گاہک کو قرض منظور کیا، جبکہ یہ اسکیم کسی اور چیز کے لیے تھی۔ ایک اور

معاملے میں انہوں نے رہائشی کالونی سے پلاٹ حاصل کرنے کے لیے قرض منظور کیا۔ سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) نے بھی دونوں مقدمات میں اپیل کنندہ کے خلاف فرد جرم دائر کی تھی۔ اس طرح اس کے خلاف دو مقدمات درج کیے گئے۔ ایک 1992 کا فوجداری مقدمہ نمبر 9 و دیگر 1993 کا فوجداری مقدمہ نمبر 5 ہے۔ پہلے معاملہ میں فیصلہ خصوصی جج، سی بی آئی عدالت نے 04.07.1997 پر سنایا جس کے تحت اور جہاں اس کے تحت اسے مجموعہِ تعزیراتِ بھارت (آئی پی سی) کی دفعہ 120 بی/420، 468، 471 کے تحت قابل سزا جرائم کے ارتکاب کے لیے مجرم قرار دیا گیا تھا جسے بدعنوانی کی روک تھام کے قانون 1947 کی دفعہ 5(1) کے ساتھ پڑھا گیا تھا۔ اسے 18 ماہ کی قید بامشقت سزا سنائی گئی۔ دفعات 120 بی/420، 468، 471 آئی پی سی اور بدعنوانی کی روکتھام کا قانون 1947 کی دفعہ 5(1) کے تحت قابل سزا جرائم کے لیے مختلف جرمانے بھی عائد کیے گئے۔ اثباتِ جُرم اور سزا کے ایک فیصلے کے ذریعے، خصوصی جج، سی بی آئی نے اسے 1993 کے فوجداری معاملہ نمبر 5 میں بدعنوانی کی روک تھام کے قانون 1947 کی دفعہ 5(1) کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 120 بی/420، 468، 471 کے تحت قابل سزا جرائم کے ارتکاب کا مجرم پایا اور اسے دو سال کی قید بامشقت سزا سنائی۔ مذکورہ دفعات تحت قابل سزا جرائم کے لیے اس کے خلاف مختلف جرمانے بھی عائد کیے گئے تھے۔

آندھرا پردیش کی عدالت عالیہ کے سامنے اس کے خلاف اپیلوں کو بالترتیب 1997 کی فوجداری اپیل نمبر 792 اور 1997 کی فوجداری اپیل نمبر 894 کے طور پر درج کیا گیا تھا۔ اپیلیں بالترتیب 2004.12.30 اور 2005.01.20 کے فیصلوں اور احکامات کے ذریعے مسترد کر دی گئیں۔ اس عدالت نے اس کے خلاف دائر خصوصی اجازت کی درخواستوں کو بھی 2005.05.11 کے ایک حکم کے ذریعے مسترد کر دیا ہے۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے سامنے ایک درخواست دائر کی جو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات 482 / 427 کے تحت ہے، جس میں دعا کی گئی ہے کہ اس میں دونوں مقدمات میں اس پر عائد سزاؤں کو بیک وقت چلانے کی ہدایت کی جائے۔ مذکورہ درخواست کو عدالت عالیہ نے متنازعہ فیصلے کی وجہ سے مسترد کر دیا ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل، مسٹر وی بی جوشی، دیگر باتوں کے ساتھ، پیش کریں گے کہ اس معاملے کے حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور خاص طور پر اس حقیقت کے پیش نظر کہ

دونوں مقدمات میں جرم کی نوعیت ایک جیسی ہے، عدالت عالیہ کو ہدایت کرنی چاہیے تھی کہ اپیل کنندہ پر عائد سزائیں بیک وقت چلیں نہ کہ لگاتار۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری 427 درج ذیل ہے:

"427۔ پہلے سے ہی ایک اور جرم کے لیے سزا یافتہ مجرم پر سزا۔

(ا) جب کوئی شخص جو پہلے ہی قید کی اثباتِ جُرم سے گزر رہا ہو کو بعد میں قید یا عمر قید کی اثباتِ جُرم سنائی جاتی ہے، تو ایسی قید یا عمر قید اس قید کی میعاد ختم ہونے پر شروع ہوگی جس کی اسے پہلے اثباتِ جُرم سنائی گئی ہے، جب تک کہ عدالت یہ ہدایت نہ کرے کہ بعد کی اثباتِ جُرم اس طرح کی پچھلی اثباتِ جُرم کے ساتھ ساتھ چلے گی۔

بشرطیکہ جہاں کوئی شخص جسے سیکیورٹی فراہم کرنے میں ناکامی پر دفعہ 122 کے تحت حکم کے ذریعے قید کی سزا سنائی گئی ہے، اس طرح کی سزا سے گزرتے ہوئے، اس طرح کا حکم دینے سے پہلے کیے گئے جرم کے لیے قید کی سزا سنائی گئی ہے، تو مؤخر الذکر کی سزا فوری طور پر شروع ہو جائے گی۔

(2) جب کوئی شخص جو پہلے ہی عمر قید کی اثباتِ جُرم سے گزر رہا ہو اسے بعد میں اثباتِ جُرم سنائے جانے پر مدت قید یا عمر قید کی اثباتِ جُرم سنائی جاتی ہے، تو اس کے بعد کی اثباتِ جُرم اس طرح کی پچھلی اثباتِ جُرم کے ساتھ ساتھ چلے گی۔

فاضل سیشن جج نے 1993 کے فوجداری معاملہ نمبر 5 میں فیصلہ اور اثباتِ جُرم سناتے ہوئے اس حقیقت کا نوٹس لیا کہ اپیل کنندہ کو 1992 کے فوجداری کیس نمبر 9 میں بھی مجرم قرار دیا گیا تھا۔ تاہم، انہوں نے واضح طور پر رائے دی کہ ملزم کسی ہمدردی کا حقدار نہیں ہے۔ اپیل کنندہ کو اس کے خلاف لگائے گئے تمام الزامات کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور اسے مختلف ادوار کے لیے قید بامشقت سزا سنائی گئی۔ آئی پی سی کی دفعہ 420 کے تحت قابل سزا جرائم کے ارتکاب کے لیے اسے دو سال کی قید بامشقت سزا سنائی گئی۔ تاہم، اس پر

عائد قید کی سزاؤں کو بیک وقت چلانے کی ہدایت کی گئی تھی۔

اگرچہ اپیل گزار کے مطابق، عدالت عالیہ نے دونوں معاملات کو تقریباً ایک ہی وقت میں سنا لیکن ایسا لگتا ہے کہ ایسی کوئی استدعا نہیں کی گئی تھی، اور نہ ہی وہ عدالت عالیہ کے زیرِ غور آئی تھی۔ اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کی گئی خصوصی اجازت کی درخواستیں، جیسا کہ یہاں پہلے دیکھا گیا ہے، بھی مسترد کر دی گئی ہیں۔

محمد اختر حسین عرف ابراہیم احمد بھٹی بنام اسسٹنٹ کلکٹر آف کسٹمز (روک تھام)، احمد آباد و دیگر (1988) 4 ایس سی سی 183 میں اس عدالت کے فیصلے پر مسٹر جوشی نے سخت انحصار کیا ہے۔ اس میں عدالت نے اس دلیل کو برقرار رکھا کہ اگر کوئی دیا ہوا لین دین قوانین کے تحت دو جرائم پر مشتمل ہے، تو عام طور پر لگاتار سزائیں دینا غلط ہوگا۔ تاہم، یہ رائے دی گئی کہ یہ مناسب اور جائز ہوگا کہ ز کو بیک وقت سزائیں دی جائیں۔ لیکن ساتھ ہی، یہ بھی قرار دیا گیا کہ اگر ایک ہی جرم کو تشکیل دینے والے حقائق بالکل مختلف ہیں تو مذکورہ قاعدے کا کوئی اطلاق نہیں ہوگا۔ لہذا مذکورہ فیصلہ، اس حقیقت کے پیش نظر کہ اپیل کنندہ کو دو الگ الگ اور مختلف جرائم میں سزا سنائی گئی ہے، مسٹر جوشی کے بیان کے منافی ہے۔

ریلائنس کو مسٹر جوشی نے اماواسی و دیگر بنام انسپکٹر آف پولیس، ویلیانور اور دیگران اے آئی آر (2000) ایس سی 3544 میں بھی رکھا ہے۔ اس میں، اپیل گزاروں کو تین سے چار ماہ کی مدت کے دوران چار پانچ مختلف مقدمات میں سزا سنائی گئی۔ اس میں اپیل کنندگان نے کوڈ کی دفعہ 427 کے تحت فائدہ کا دعوی کیا تاکہ کل 28 یا 35 سال قید کی سزا سے بچ سکیں۔ اس عدالت نے رائے دی کہ 14 سال کی قید بامشقت انصاف کے مقاصد کو پورا کرے گی۔ اس لیے یہ واضح ہے کہ اس معاملے میں بھی جہاں ضابطہ اخلاق کی دفعہ 427 کا اطلاق تین مقدمات میں کیا گیا تھا لیکن دو مقدمات میں سزاؤں کو لگاتار چلانے کی ہدایت کی گئی تھی۔

اس لیے مذکورہ فیصلے اس تجویز کے لیے حکام نہیں ہیں کہ عدالت پر یہ لازمی ہے کہ وہ اس نوعیت کے معاملے میں ہدایت کرے کہ دونوں سزائیں بیک وقت چلیں نہ کہ لگاتار۔

تاہم، اس معاملے میں ضابطہ اخلاق کی دفعہ 427 کی شق کو اصل مقدمات یا اپیلوں میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ خصوصی اجازت کی درخواستیں خارج ہونے کے بعد عدالت عالیہ کے سامنے ایک علیحدہ درخواست دائر کی گئی۔ اس طرح کی درخواست، ہماری رائے میں، قابل قبول نہیں تھی۔ عدالت عالیہ اس نوعیت کے معاملے میں اپنے موروثی دائرہ اختیار کا استعمال نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اس نے اپیل میں فیصلے منظور کرتے وقت اس طرح کے دائرہ اختیار کا استعمال نہیں کیا تھا۔

اس لیے ضابطہ اخلاق کی دفعہ 482 اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی مناسب حل نہیں تھا کہ نہ تو ٹرائل جج اور نہ ہی عدالت عالیہ نے اثباتِ جُرم اور سزا کے فیصلوں کو منظور کرتے ہوئے اشارہ کیا کہ دونوں مقدمات میں اپیل کنندہ کے خلاف دی گئی سزائیں بیک وقت چلیں گی یا دفعہ 427 کو اپنی طرف متوجہ کیا جائے گا۔ اس لیے مذکورہ شق کا اطلاق عدالت عالیہ کی طرف سے علیحدہ اور آزادانہ کارروائی میں نہیں کیا جا سکا۔ اپیل کسی وزن سے خالی ہونے کی وجہ سے مسترد کر دی جاتی ہے۔

آر پی

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this
document